41074-Ayesha Iqbal-084

سوال نمبر 1

اسلام میں سماجی انصاف کی اہمیت

اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ زندگی کے تمام شعبوں میں انسان کی راہ نمائی کرتا ہے۔ انسانی تاریخ میں سماجی انصاف کی ضرورت و اہمیت ہر دور میں ہی رہی ہے لیکن یہ کھل کر لوگوں کے سامنے اکیسویں صدی میں انڈسٹریل انقلاب کے بعد آئی۔ تب لوگوں کو اس کی اہمیت کا پتا چلا۔ اس انقلاب کے بعد دنیا میں امیر اور غریب کے درمیان فرق بہت زیادہ ہو گیا۔ اقوام متحدہ نے سلامتی کونسل میں سماجی انصاف کا عالمی دن منانے کی قرارداد **2007** میں منظور کی اور اس طرح ہر سال **20 فروری** کو پاکستان سمیت دنیا بھر میں سماجی انصاف کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ نے اس دن کو منانے کا مقصد یہ بتایا کہ ساری ریاستیں اور ساری حکومتیں اپنے شہریوں کو یکساں مواقع فراہم کریں۔ اسلام نے سماجی انصاف پر مبنی معاشرے کی تشکیل پر زور دیا ہے۔ ذیل میں قرآن و سنت کی روشنی میں سماجی انصاف کو بیان کیا گیا ہے۔

Ayat?

1- انسانی تخلیق اور سماجی انصاف

اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی انسان کی تخلیق کے ذریعے سے سماجی انصاف کا درس دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کو ایک جیسا بنایا۔ سب کو دو کان، دو آنکھیں، ایک چہرہ اور ایک دل دیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے کسی میں کوئی فرق نہیں کیا تو انسانوں کو بھی اس سے دور رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ:

"اور ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ تمہاری پہچان کے لیے بڑی بڑی قومیں اور قبیلے بنائے۔ تم سب میں سے اللہ کے ہاں زیادہ معزز وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے"

2- عدل و انصاف اور سماجی انصاف

عدل کے معنی پورا پورا تقسیم کرنا اور توازن قائم رکھنا ہے۔ عدل کا تقاضا یہ ہے کہ انسان کو اس کا حق پورا پورا یا آسانی مل جائے۔ بعثتِ نبوی سے قبل دنیا عدل کے تصور سے خالی ہو چکی تھی۔ ظالم اور طاقتور ظلم کو اپنا حق سمجھتے تھے اور کمزور اسے اپنی تقدیر سمجھ کر برداشت کرنے پر مجبور تھا۔ اسلام کی آمد نے ظلم و ستم کو اس دنیا سے ختم کر دیا اور لوگوں کو عدل و انصاف کے اعلیٰ معیار سے آشنا کروایا۔ اسلام نے ہر طرح کے امتیازات کو مٹا کر دیا۔ ناانصافی کی وجہ سے مختلف گروہوں اور طبقوں میں نفرت کی جو دیوار کھڑی ہو گئی تھی اسلام نے اسے پیار و محبت میں بدل دیا۔ اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ:

> "اے ایمان والوں کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو انصاف کی اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو۔ بے شک یہی بات زیادہ نزدیک ہے تقویٰ کے"

عدل و انصاف کی اعلیٰ مثال ہمیں آپ کے طرزِ عمل سے ملتی ہے جب بنی مخزوم کی ایک فاطمہ نامی خاتون کی چوری کی سزا کے متعلق سفارش کا سن کر نبی کریم نے فرمایا کہ تم سے پہلے قومیں اسی سبب برباد ہوئیں کہ وہ اپنے چھوٹوں کو سزا دیتے تھے اور بڑوں کو معاف کر دیتے تھے۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتیں تو میں ان کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

3- ظلم میں عدم تعاون اور سماجی انصاف

اسلام نیکی میں تعاون اور ظلم میں عدم تعاون کا حکم دیتا ہے۔ ظلم میں تعاون کرنے سے معاشرے میں فساد برپا ہوتا ہے۔ جس سے یہ معاشرہ کبھی بھی پرامن نہیں بن سکتا۔ انسان کو ہمیشہ جو حق پر ہو اُس کے انصاف کے لیے تعاون کرنا چاہیئے اور جو حق پر نہ ہو اُس کو برا کہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وتعاونو علی البر و التقوی ، ولا تعاونو علی الاثم و العدوان ﴿۵﴾

ترجمہ:

"اور تعاون کرو نیکی اور پرہیزگاری میں اور تعاون نہ کرو گناہ اور ظلم میں"

4- مساوات اور سماجی انصاف

نبی اکرم ﷺ نے اپنے قول و عمل کے ذریعے مساوات کا جو درس دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ کے نزدیک امیر و غریب، آقا و غلام اور بادشاہ و غلام میں کوئی فرق نہیں تھا۔ آپ نے خاندانی اور قبائلی، نسلی، ذات و پات اور رنگ و نسل کے تمام امتیازات کو مٹا کر رکھ دیا۔ آپ کے نزدیک بلال حبشی، سلمان فارسی اور صہیب رومی کی قدر و منزلت کسی معزز انسان سے کم نہ تھی۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے فرمایا:

> "اور تمہارا پروردگار ہے ایک، تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو۔ پس تم میں سے کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے سوائے تقویٰ کے"

اسلام سماجی انصاف کا درس دیتا ہے اور آپؐ نے عملی طور پر
اس کا مظاہرہ کیا۔ آپؐ انتہائی سادہ لباس پہنتے تھے۔ آپؐ
نے اپنے لیے کوئی مخصوص نشست کا انتخاب نہیں کیا تھا بلکہ
بے تکلفی سے صحابہ کرامؓ کے درمیان ہی بیٹھ جاتے تھے۔ آپؐ
نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ کی شادی اپنے آزاد
کردہ غلام حضرت زیدؓ سے کر دی تھی تو اس سے بڑی مساوات
کی مثال کیا ہو سکتی ہے۔ مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت
آپؐ صحابہ کرامؓ کے شانہ بشانہ مل کر کام کرواتے رہے۔

حضرت عمر فاروقؓ کا سفر شام کا قصہ اس معاملے
میں مشہور ہے۔ شام کی طرف سفر کرتے ہوئے صحابیؓ اور غلام
باری باری اونٹ پر بیٹھتے تھے کیونکہ اونٹ کی پچھلی نشست
پر سامان رکھا ہوا تھا۔ جب خلیفہ منزل مقصود پر پہنچے تو اونٹ
پر آپؓ کے غلام سوار تھے۔ مختلف اقوام کے لوگ خلیفہ کا
پروٹوکول دیکھنے کے لیے کھڑے تھے۔ ایک آدمی نے ایک مسلمان
سے پوچھا۔ کیا یہ آپ کا خلیفہ ہے جو اونٹ پر بیٹھا ہوا ہے
تو اس نے انتہائی متانت سے جواب دیا نہیں وہ نہیں۔ ہمارے
خلیفہ تو وہ ہیں جنہوں نے اونٹ کی رسی کو پکڑا ہوا ہے
اونٹ پر تو ان کا غلام سوار ہے۔ یہ دیکھ کر تمام لوگ حیران
رہ گئے۔ اسلام اس قدر سماجی انصاف کو فروغ دیتا ہے۔

5- نماز اور سماجی انصاف

نماز ایک بدنی عبادت ہے۔ نماز دین کا
ستون ہے۔ دن میں پانچ وقت نماز ادا کرنا فرض ہے۔ کوئی
شخص اس وقت تک یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں مسلمان ہوں
جب تک کہ وہ اللہ کے حضور سجدہ ریز نہ ہو۔ قرآن پاک میں
بہت دفعہ نماز ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا
کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ نماز بے حیائی اور برے کاموں

سے روکتی ہے۔ نماز مسلمانوں پر فرض ہے اس کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ نماز سماجی انصاف پیدا کرتا ہے۔ جب لوگ رنگ و نسل، ذات و پات اور زبان کے اختلافات کو ایک طرف کر کے ایک ہی مسجد میں خواہ امیر ہو یا غریب اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ تو ساری تفریق کی نفی ہو جاتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ امیر کے لیے اور مسجد اور غریب کے لیے علیحدہ مسجد ہو۔

5- روزہ اور سماجی انصاف

انسان رمضان کے پورے مہینے میں روزے رکھتا اور خود کو دیگر برائیوں سے بچاتا ہے۔ دین اور عبادات میں مصروف رہتا ہے تو اس سے اس میں نیکی کا ذوق پیدا ہوتا ہے اور بدی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ روزہ نفسانی خواہشات پر قابو پانے کا نام ہے۔ کھانے پینے کی ساری چیزیں پاس ہونے کے باوجود انسان بھوک اور پیاس کی شدت میں جب خود کو ان پر قادر نہیں پاتا تو اسے اللہ کے سامنے اپنی بے چارگی کا احساس ہوتا ہے۔ روزہ کے معنی اصل میں روکنے کے ہیں۔ روزہ سماجی انصاف کا مظاہرہ اس طرح کرتا ہے کہ اللہ کے بندے سب ایک ہی وقت میں روزہ رکھتے ہیں اور ایک ہی وقت میں افطار کرتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ امیر کو بھوک لگے گی تو وہ روزہ توڑ سکتا ہے لیکن غریب نہیں توڑ سکتا۔

6- زکوٰۃ اور سماجی انصاف

لغوی معنی:

زکوٰۃ کے لغوی معنی "پاک کرنے" کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

اسلام کی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد مقررہ مال

how have you connected zakat with social justice??

میں سے شرح کے مطابق مال دینا ہے۔
زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے
کہ قرآن پاک میں ادائیگی نماز کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کا حکم دیا
گیا ہے۔ زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے۔ صدیق اکبرؓ نے اپنی زندگی
میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف جہاد کیا باوجود اس کے کہ
وہ کلمہ گو تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میری زندگی کوئی
نماز اور زکوٰۃ سے انکار نہیں کر سکتا۔ زکوٰۃ دینے سے انسان
اپنے مال کو پاک کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے دل سے مال و
دولت کی ہوس کو کم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے
دل میں جگہ دیتا ہے۔

8- نظامِ معیشت اور سماجی انصاف

اسلام نے حلال اور حرام میں تمیز رکھی ہے۔ جو چیزیں
امیروں کے لیے حلال ہیں وہ غریبوں کے لیے بھی حلال ہے۔ اور
جو چیزیں غریبوں کے لیے حرام ہیں وہ امیروں کے لیے بھی
حرام ہیں۔ اسلام ہر پہلو میں سماجی انصاف کا درس دیتا ہے۔
تاریخ شاہد ہے کہ دنیا میں اقوام نے ترقی اس وقت حاصل
کی جب انہوں نے اپنے شہریوں کو یکساں حقوق دیے۔ اسلام
بھی مساوی حقوق پر زور دیتا ہے لیکن (پاکستان) ہمارے ملک
میں اسلام کی تعلیمات کا برعکس دکھائی دیتا ہے۔ یہاں
لوگوں کو مساوی حقوق تو دور کی بات پینے کے لیے صاف پانی
بھی کچھ لوگوں کو میسر نہیں ہے۔ پاکستان اس وقت ترقی کر سکتا
ہے جب اس کے شہریوں کو تمام حقوق (معیاری تعلیم، اچھی
صحت اور روزگاری) میسر ہوں۔ یہ سب اپنا کر پاکستان
معاشرے میں سماجی انصاف قائم کر سکتا ہے۔ جو ایک اچھی
زندگی گزارنے کے لیے بہت اہم ہے۔

9- خلفائے راشدین اور سماجی انصاف

خلفائے راشدین سماجی انصاف کا اعلیٰ ترین طرزِ عمل پیش کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مشورہ دینے کے نتیجے میں جو وظیفہ قبول کیا وہ ایک مزدور کی اجرت کے برابر تھا۔ اور وصیت کر گئے کہ میرے جانے کے بعد سب سے پہلے ترکے میں سے دورِ خلافت کی رقم واپس کرنا اور پھر جائیداد تقسیم کرنا۔ حضرت عمر فاروق کے دور میں روم جیسی سلطنت کے حکمران نے کہا کہ تمہارا لیڈر تو انصاف کرتا ہے اور بے غم سوتا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے شہادت قبول کرلی لیکن حکومت کے اثاثے میں سے فوج کو اپنی حفاظت کے لیے قبول نہیں کیا۔ حضرت علیؓ جس تھان سے اپنے لیے کپڑا کٹواتے اُسی تھان سے اپنے غلام کے لیے بھی کٹواتے۔ تو لوگ مالک اور غلام کو ایک طرح کے لباس میں دیکھ کر حیران ہو جاتے۔

10- تاریخِ اسلام اور سماجی انصاف

تاریخ اسلام میں سماجی انصاف کی بے جا مثالیں ملتی ہیں۔ دراصل اسلام نے ہی سماجی انصاف کا درس دیا۔ اسلامی تاریخ میں مسلمانوں کے اقتدار میں ہندوستان میں خاندان غلاماں اور مصر میں مملوک خاندان برسر اقتدار میں آئے۔ یہ اس زمین کے سینے پر پہلی دفعہ ہوا تھا کہ جب کوئی غلام بادشاہ بنا۔ ہندوستان کے غلاماں منڈی میں خریدے گئے غلام تھے۔ لیکن اپنی اہلیت اور قابلیت کی بنا پر تخت پر براجمان ہوئے۔ اسلام میں اگر کوئی بادشاہ وفات پا جاتا تو اس کے بیٹے کو بادشاہ بنانے کی بجائے کسی اہل تر شخص کو بادشاہ بنایا جاتا۔ یہ جمہوریت ہر قسم کے امتیازات کو ختم کردیتی ہے اور سماجی انصاف کو فروغ دیتی ہے۔

سماجی انصاف کی راہ میں رکاوٹیں

سماجی انصاف کو حاصل کرنے کی راہ میں بہت ساری رکاوٹیں ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

ظلم

ظلم کی تعریف **وضع الشی فی غیر محلہ** کسی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹا دینا ہے۔ مثلاً اگر قرآن پاک کو ایسی جگہ رکھا جاتا ہے جہاں اس کی توہین ہے تو یہ ظلم ہے۔ جیسے جیسے معاشرے میں ظلم بڑھتا جائے گا ویسے ویسے سماجی انصاف کی راہ تنگ ہوتی جائے گی۔

اقربا پروری

اقربا پروری سے مراد میرٹ کے خلاف فیصلہ کرنا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ لیکن اگر کوئی اہل افراد کو چھوڑ کر نا اہل رشتہ داروں کو کسی بھی معاملے میں ترجیح دے تو یہ غلط ہے۔

عورتوں کے حقوق

اسلام میں مرد و عورت کو **"زندگی کے دو پہیے"** قرار دیا گیا ہے۔ عورتوں کی تعلیمی، معاشی اور معاشرتی ترقی کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔

answer is fine but too bland
highlight ayat ahadees and waqiat
over all fine NEED MORE AYAT IN THIS ANSWER 8/20

حاصل کلام:

تیزی سے بدلتی دنیا میں سماجی انصاف کم ہو رہا ہے۔ دولت کی غیر منصفانہ تقسیم نے بے روزگاری بڑھا دی ہے۔ اس لیے سماجی انصاف کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اگر کوئی معاشرہ سماجی انصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل کرنا چاہتا ہے تو تمام انسانوں میں یکساں حقوق فراہم کیے جائیں۔ سب کو اعلیٰ تعلیم اور روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں۔